احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 5 دسمبر 2009ء 17 ذوالحج 1430 ہجری 5 فتح 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 273

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

83۔ تراسی واں نشان ۔ایک دفعہ میں اپنے اُس چوبارہ میں بیٹھا ہوا تھا جو چھوٹی (۔) سے ملحق ہے جس کا نام خدا تعالیٰ نے بیت الفکر رکھا ہے اور میرے پاس میرا ایک خدمتگار حامد علی نام پیر دبا رہا تھا اتنے میں مجھے الہام ہوا ...... یعنی تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ میں نے حامد علی کو کہا کہ اس وقت مجھے یہ الہام ہوا ہے اُس نے مجھے یہ جواب دیا کہ آپ کے ہاتھ پر ایک پُھنسی ہے شائد اسی کی طرف اشارہ ہو میں نے اُس کو کہا کہ کُجا ہاتھ اور کُجا ران یہ خیال بیہودہ اور غیر معقول ہے اور پُھنسی تو درد بھی نہیں کرتی اور نیز الہام کے یہ معنی ہیں کہ تو دیکھے گا نہ کہ اب دیکھ رہا ہے۔ بعد اس کے ہم دونوں چوبارہ پر سے اُترے۔ تا بڑی (۔) میں جا کر نماز پڑھیں اور نیچے اُتر کر میں نے دیکھا کہ دو شخص گھوڑے پر سوار میری طرف آرہے ہیں دونوں بغیر کاٹھی کے دو گھوڑوں پر سوار تھے اور دونوں کی عمر بیس[20] برس سے کم تھی وہ مجھے دیکھ کر وہیں ٹھہر گئے اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ میرا بھائی جو دوسرے گھوڑے پر سوار ہے درد ران سے سخت بیمار ہے اور سخت لاچار ہے اس لئے ہم آئے ہیں کہ آپ اِن کے لئے کوئی دوا تجویز کریں۔ تب میں نے حامد علی کو کہا کہ (۔) کہ میرا الہام اس قدر جلد پورا ہوا کہ صرف اسی قدر دیر لگی کہ جس قدر زینہ پر سے اُترنے میں دیر لگی ہے۔ شیخ حامد علی اب تک موجود ہے جو موضع تھہ غلام نبی کا باشندہ ہے اور ان دنوں میرے پاس ہے۔ کوئی شخص دوسرے کے لئے اپنے ایمان کو ضائع نہیں کرسکتا بلکہ اگر درمیان تعلق مریدی کا ہو اور کوئی شخص اپنے مرید کو یہ کہے کہ میں نے اپنے لئے ایک جھوٹی کرامت بنائی ہے تو میرے لئے گواہی دے۔ تب وہ اپنے دل میں ضرور کہے گا کہ یہ تو ایک مکار اور بد آدمی ہے میں نے ناحق اِس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے اِسی طرح جس قدر میں نے اِس رسالہ میں پیشگوئیاں لکھی ہیں ہزارہا مرید میرے اُن کی سچائی کے گواہ ہیں۔ ایک جاہل کہے گا کہ مرید کی گواہی کا کیا اعتبار ہے میں کہتا ہوں کہ اس گواہی جیسی اور کوئی گواہی ہی نہیں کیونکہ یہ تعلق محض دین کے لئے ہوتا ہے اور انسان اُسی کا مرید بنتا ہے جس کو اپنی دانست میں تمام دنیا سے زیادہ پارساطبع اور متقی اور راست گو خیال کرتا ہے پھر جب مرشد کا یہ حال ہو کہ صدہا جھوٹی پیشگوئیاں اپنی طرف سے تراش کر مریدوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ میرے لئے جھوٹ بولو اور کسی طرح جھوٹ بول کر مجھے ولی بنا دو اُس کو کیونکر اُس کے مرید نیک آدمی کہہ سکتے ہیں اور کیونکر دل و جان سے اُس کی خدمت کرسکتے ہیں اُس کو تو ایک شیطان کہیں گے اور اُس سے بیزار ہو جائیں گے اور میں تو ایسے مرید پر لعنت بھیجتا ہوں جو میری طرف جھوٹی کرامتیں منسوب کرے اور ایسا مرشد بھی لعنتی ہے جو جھوٹی کرامتیں بناوے۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 244﴾

سچا شعر

حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول کریم ﷺ کبھی شعر وغیرہ گنگناتے تھے تو آپؓ نے فرمایا ہاں آپ اپنے صحابی عبداللہ بن رواحہؓ کے شعر گنگناتے تھے مثلاً ان کا یہ مصرع کہ

ویاتیک بالاخبار مالم تزود

یعنی تیرے پاس ایسی خبریں آئیں گی جو پہلے تمہیں حاصل نہیں۔

﴿جامع ترمذی کتاب الادب باب فی انشاد الشعر حدیث نمبر:2775﴾

حضور انور کی ایک خواہش و دعا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس شوریٰ 2009ء کے نام اپنے پیغام میں فرمایا:

"سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں پر بہت زور توجہ دیں ۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ہر احمدی کی اور خاص طور پر عہدیدار کی، کہ جماعتی ترقی اور حالات کی بہتری کے لئے بہت دعائیں کریں ۔ نہ صرف اپنی فرض عبادتوں کے معیار بلند کریں بلکہ نوافل سے بھی انہیں سجائیں۔ **مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (بیوت الذکر) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ اس میں آپ کو صف اول میں کھڑا کردے۔**"

﴿مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء﴾

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کے ادارہ ناصر ہائی سکول دار الیمن وسطی ربوہ کو مندرجہ ذیل مضامین کیلئے خدمت کا شوق رکھنے والے احمدی مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔ مذکورہ اہلیت کے حامل احمدی اساتذہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مصدقہ از صدر محلہ/امیر جماعت مع اپنی اسناد کی نقول فوری نظارت تعلیم میں جمع کروادیں۔

معیار پر پورا اترنے والے واقفین نو کی درخواست کو ترجیحاً زیر غور لایا جائے گا۔

مضمون	تعلیمی قابلیت	ترجیحی اہلیت
فزکس	ایم ایس سی/بی ایس سی	تجربہ
بیالوجی	ایم ایس سی/بی ایس سی	تجربہ
کیمسٹری	ایم ایس سی/بی ایس سی	تجربہ
ریاضی	ایم ایس سی/بی ایس سی	تجربہ

﴿نظارت تعلیم﴾

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

حضرت مسرور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کا اعجاز

جلسہ سالانہ یوکے 2009ء میں شرکت اور شعری نشست

اللہ تعالیٰ نے 2003ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا۔ تو بدنصیبی سے میڈیکل رپورٹ کی بنا پر انتخاب خلافت کی مقدس تقریب منعقدہ لندن U.K میں شامل ہونے سے محروم رہا اور میرے لئے خلیفۂ وقت کی محبوب و مقدس ہستی سے بالمشافہ زیارت اور دست بوسی کا شرف معرض التواء میں پڑ گیا۔ اس محرومی کے نتیجے میں خاکسار کو بالمشافہ زیارت کی تڑپ بے چین رکھنے کا باعث ہوتی رہی۔ پھر یہ خبر میرے لئے خوشخبری کا باعث ہوئی کہ حضور انور قادیان دارالامان کے جلسہ 2008ء پر رونق افروز ہوں گے۔ تو عاجز نے حضور انور کی خدمت میں لکھا کہ

''ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ خلیفۂ وقت کے مقدس ہاتھوں کو پیار کیے بغیر بندہ اس دنیا سے رخصت ہو جائے گا۔ اس لئے نہایت ادب و عاجزی سے درخواست ہے۔ عاجز کو قادیان دارالامان کے جلسہ کے موقعہ پر ملاقات کے شرف سے مذکورہ کمی کو پورا کرنے کا موقعہ مرحمت فرمایا جائے۔''

میری اس عاجزانہ درخواست پر حضور انور کا ارشاد ملا۔

''آپ قادیان جانا چاہتے ہیں تو ضرور کوشش کریں۔ اللہ آپ کو صحت والی زندگی دے اور جلسہ پر بھی ملاقات ہو جائے۔''

(نوازش نامہ مورخہ 22 جنوری 2008ء)

اس ارشاد میں ملاقات کی اجازت کے ساتھ صحت اور زندگی والی جو دعا ہے اس نے مجھے ایک نئی زندگی بخشی اور میرے دل کی گہرائی سے دعائیہ اشعار نکلے۔

خدا کرے میں پہنچ جاؤں عالی خدمت میں
شرف زیارت جاناں نصیب ہو جائے
خدا کرے کہ جو دارالاماں میں جلسہ ہے
دل بے چین کی خاطر قریب ہو جائے
دعائیں کیجئے میری مراد پوری ہو
خدا کے فضل سے عاجز نجیب ہو جائے

لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ میری درازی عمر کے لئے اس کے پاک بندے سیدنا حضرت مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل سے جو دعا نکلی ہے اس کا اعجاز ظاہر کیا جائے۔ اس وقت خاکسار کی عمر 90 سال سے تجاوز کر چکی تھی اور صحت کا یہ عالم تھا کہ خاکسار کئی ہفتے عارضہ دل کے باعث راولپنڈی اور فضل عمر کے ہسپتالوں میں بسر کر رہا تھا۔ دل کی تکلیف کی وجہ سے دل کے ایک والو میں سٹینٹ (Stent) لگ چکا تھا۔

پھر جون 2008ء کے عرصہ میں اسہال کی اتنی زبردست تکلیف ہوئی کہ ایک ہفتے سے زائد فضل عمر ہسپتال میں داخل رہا اور جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندے حضرت مسرور کی دعاؤں کو شرف قبول بخشتے ہوئے مہلک بیماریوں کے باوجود اپنے فضل و کرم سے زندہ و سلامت رکھا۔ اب خاکسار نے حضور انور سے ملاقات کی اجازت طلب کرنا مناسب نہ سمجھا۔ دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ کوئی سامان فرما دے اور اپنے پیارے بندے حضرت مسرور کی میرے حق میں دعاؤں کو قبول فرما لے۔ اس عرصہ میں جلسہ سالانہ U.K 2009ء کی آمد آمد کا چرچا ہوا خاکسار کی عمر 91 سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ حضور انور سے ملاقات کے لئے اگرچہ حالات موافق نہ تھے لیکن خاکسار کی نظر اللہ تعالیٰ کی مستجاب الدعوات بندہ کی اس دعا پر تھی۔

''اللہ آپ کو صحت والی زندگی دے اور جلسہ پر بھی ملاقات ہو جائے۔''

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دعا نے یہ رنگ دکھایا کہ ملاقات کے لئے قادیان کا جلسہ تو میسر نہ آ سکا۔ لیکن U.K کے جلسہ سالانہ 2009ء کو اللہ تعالیٰ نے ملاقات والا جلسہ بنا دیا۔ حضور انور نے مذکورہ جلسہ میں شمولیت کے لئے خاکسار کو یاد فرمایا تاہم اس کے انعقاد میں 8 سے 9 مہینے باقی تھے جبکہ میری عمر 92 سال تک پہنچنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مستجاب الدعوات بندے کی دعاؤں کا اعجاز ظاہر فرمانا تھا۔ سو وہی ہوا جسے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا۔

خاکسار مذکورہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تیاریاں کرنے لگا اور اس فکر کو دامن گیر نہیں ہونے دیا کہ میری عمر 92 سال ہونے والی ہے۔ حضور کے نوازش نامہ مورخہ 22 جنوری 2008ء کی دعا نے میری ہمت اور یقین کو قائم رکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مستجاب الدعوات بندے کی دعا کی قبولیت کا نشان ضرور ظاہر کرے گا اور ایسا ہی ہوا کہ U.K کے جلسہ سالانہ منعقدہ 26,25,24 جولائی 2009ء میں حضور کی اجازت اور دعوت پر شامل ہوا اور ایک دو دفعہ نہیں بلکہ حضور سے ملاقات اور مصافحات کے متعدد بابرکت مواقع میسر آتے رہے۔

اس عرصہ میں M.T.A کے چیئرمین مکرم نصیر شاہ صاحب نے ایک جدید خیال کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظم خوانی کا تین خلفاء کے سامنے موقعہ میسر آیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تا حال آپ نے نظم خوانی نہیں کی۔ تاہم ایک شعری نشست قائم کرتے ہیں۔ جس میں محترم چوہدری محمد علی صاحب اور آپ دونوں اپنا کلام پیش کریں گے۔ مجھے اس تجویز سے بڑی خوشی محسوس ہوئی۔ میں نے عرض کیا اگر ایسا ہو جائے تو میری بڑی خوش نصیبی ہوگی۔ چنانچہ محترم شاہ صاحب نے 2/اگست 2009ء کو ایک شعری نشست کا اہتمام کیا۔ جس میں حضور انور بنفس نفیس تشریف لائے اور اس طرح ہماری حوصلہ افزائی اور قدردانی فرمائی۔

یہ پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے مستجاب الدعوات بندے کی دعا قبول فرماتے ہوئے قبولیت دعا کا اعجاز ظاہر فرمایا۔

غزل

کوئی تو شخص اٹھے بے دھڑک جو سچ بولے
بغیر خوف و خطر بزم میں زباں کھولے

ہزار ہا ہیں تعصب کے باٹ بکھرے ہوئے
کوئی تو عدل کی میزان میں صحیح تولے

وہی گھرانے لہو چوستے ہیں لوگوں کا
بدل کے آتے ہیں ہر انتخاب پر چولے

کرخت لہجے میں سنتے ہیں درس نفرت کا
اے کاش امن کا کانوں میں کوئی رس گھولے

ہیں پاؤں زخمی سفر کی صعوبتوں کے طفیل
نئے سفر کے لئے تھوڑی دیر تو سو لے

شکستہ کشتی ہے بحر نفاق میں قدسیؔ
خدایا خیر ہو یہ کھا رہی ہے ہچکولے

﴾عبدالکریم قدسی﴿

﴾پبلشر و پرنٹر﴿ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ﴾مطبع: ضیاء الاسلام پریس﴿ ﴾مقام اشاعت﴿ دارالنصر غربی چناب نگر ﴾ربوہ﴿ قیمت 5 روپے

رسول کریم ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے تاریخی ادوار کی خوبصورت جھلکیاں اور آپؐ کی تعلیمات کا حسین نقشہ

حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہؐ سے عرض کی کہ آپؐ سے وہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں جو دنیا میں اور کسی سے ظاہر نہیں ہو سکتے

لوگوں کو رسول اللہؐ تعلیم دیتے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اس پر ایمان لانا اور اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں

ترقی کے زمانے میں آنحضرت ﷺ نے اپنا شغل تعلیم اور وعظ ہی رکھا اور اپنی سادہ زندگی کو کبھی نہیں چھوڑا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس پُر معارف لیکچر کا متن جو 28ستمبر1924ء کی شام کو لندن میں بزبان انگریزی پڑھا گیا

قسط اول

صدر جلسہ! میرے عزیز نوجوانان انگلستان !!!

مجھے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ آپ لوگوں نے مجھے اس شخص کے حالات اور تعلیم بیان کرنے کا موقع دیا ہے جو انسانوں میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا اور عزیز ہے اور جو نہ صرف بڑی عمر کے لوگوں کا راہنما ہے بلکہ چھوٹے بچوں کا بھی راہنما ہے۔

ہر انسان کی زندگی کے کئی پہلو ہوتے ہیں اور کئی نقطہ نگاہ کو مدنظر رکھ کر اس کی زندگی کے حالات پر روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ میں آج رسول کریم ﷺ کی زندگی اور آپؐ کی تعلیم کے متعلق اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے روشنی ڈالوں گا کہ نوجوان اور بچے اس سے کیا فائدہ حاصل کرسکتے ہیں؟

آپ ﷺ کی جائے پیدائش

تیرہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ 20/اپریل 571ء کو عرب کے ملک میں بحیرہ احمر کے مشرقی کناروں کے قریب ساحل سمندر سے 40 میل کے فاصلہ پر مکہ نامی گاؤں میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ ایک معمولی بچہ اس قسم کا بچہ جس قسم کے بچے کہ دنیا میں روز پیدا ہوتے ہیں مگر مستقبل اس کے لئے اپنے اخفاء کے پردہ میں بہت کچھ چھپائے ہوئے تھا۔

اس بچہ کی والدہ کا نام آمنہ تھا اور باپ کا نام عبداللہ اور دادا کا نام عبدالمطلب۔ اس بچہ کی پیدائش اس کے گھر والوں کے لئے دلوں میں دو متضاد جذبات پیدا کررہی تھی، خوشی اور غم کے جذبات۔ خوشی اس لئے کہ ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جس سے ان کی نسل دنیا میں قائم رہے گی اور نام محفوظ رہے گا اور غم اس وجہ سے کہ وہ بچہ اپنی ماں کو ایک نہایت ہی محبت کرنے والے خاوند کی اور اپنے دادا کو ایک نہایت ہی اطاعت گزار بیٹے کی جو اپنے بچہ کی پیدائش سے پہلے ہی اس دنیا کو چھوڑ چکا تھا یاد دلا رہا تھا۔

اس کی شکل اور شباہت، اس کا سادگی سے مسکرانا، اس کا حیرت سے اس نئی دنیا کو دیکھنا جس میں وہ بھیجا گیا تھا غرض اس کی ہر ایک بات اس نوجوان خاوند اور بیٹے کی یاد کو تازہ کرتی تھی جو سات ماہ پہلے اپنے بوڑھے باپ اور جوان بیوی کو داغ جدائی دے کر اپنے پیدا کرنے والے سے جا ملا تھا، مگر خوشی غم پر غالب تھی کیونکہ اس بچہ کی پیدائش سے اس مرنے والے کا نام ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگیا۔ دادا نے اس بچہ کا نام جو پیدائش سے پہلے ہی یتیم ہو چکا تھا محمد رکھا اور اس یتیم بچہ نے اپنی والدہ اور اپنے چچا کی ایک خادمہ کے دودھ پر پرورش پانی شروع کی۔

آپؐ کی پرورش

مکہ کے لوگوں میں رواج تھا کہ وہ اپنے بچوں کو گاؤں کی عورتوں کو پرورش اور دودھ پلانے کے واسطے دے دیتے تھے کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ بچہ کی پرورش شہر میں اچھی طرح نہیں ہوسکتی اور اس طرح صحت خراب ہو جاتی ہے۔ مکہ کے اردگرد کے تیس چالیس میل کے فاصلہ کے گاؤں کے لوگ وقتاً فوقتاً شہر میں آتے اور بچوں کو لے جاتے اور جب وہ پال کر واپس لاتے تو ان کے ماں باپ پالنے والوں کو بہت کچھ انعام دیتے۔

محمد ﷺ کی پیدائش کے بعد جب یہ لوگ آئے تو ان کی والدہ نے بھی چاہا کہ آپ کو بھی کسی خاندان کے سپرد کر دیں مگر ہر ایک عورت اس بات کو معلوم کر کے کہ آپ یتیم ہیں آپ کو لے جانے سے انکار کر دیتی۔ کیونکہ وہ ڈرتی تھی کہ بن باپ کے بچہ کی پرورش پر انعام کون دے گا۔ اس طرح یہ آئندہ بادشاہوں کا سردار ہونے والا بچہ ایک ایک کے سامنے پیش کیا گیا اور سب نے اس کے لے جانے سے انکار کر دیا۔

آپ ﷺ کی دائی حلیمہ کا عجیب وغریب واقعہ

مگر خدا تعالیٰ کی قدرتیں بھی عجیب ہوتی ہیں۔ اس نے اس مبارک بچہ کی والدہ کا دل رکھنے کے لئے اس بچہ کے گاؤں میں پرورش پانے کے لئے اور سامان کر چھوڑے تھے۔ یہ لوگ جو بچے لینے کے لئے آئے تھے ان میں سے غریب عورت حلیمہ نامی بھی تھی۔ جس طرح محمد (ﷺ) ایک ایک عورت کے سامنے کئے جاتے تھے اور رد کر دیئے جاتے تھے اسی طرح وہ عورت ایک ایک گھر میں جاتی تھی اور رد کر دی جاتی تھی چونکہ وہ غریب تھی اور کوئی شخص پسند نہ کرتا تھا کہ اس کا بچہ غریب کے گھر پرورش پا کر تکلیف اٹھائے۔ یہ عورت مایوس ہوگئی تو اپنے ساتھ والوں کے طعنوں کے ڈر سے اس نے ارادہ کیا کہ وہ آپ کو ہی لے جائے چنانچہ وہ آپ کو ہی ساتھ لے گئی۔

آپ ﷺ کی والدہ کی وفات

جب آپ نے کچھ ہوش سنبھالی تو آپ کی دائی آپ کو آپ کی ماں کے پاس چھوڑ گئی وہ آپ کو اپنے ماں باپ کے گھر مدینہ لے گئیں اور وہاں کچھ عرصہ رہ کر جب مکہ کی طرف واپس آرہی تھیں تو راستہ میں ہی فوت ہوگئیں اور محمد ﷺ چھ سال کی عمر میں اپنی ماں کی محبت بھری گود سے بھی محروم رہ گئے۔ کسی نے آپ کو مکہ آپ کے دادا کے پاس پہنچا دیا جو دو سال کے بعد جب آپ آٹھ سال کے ہوئے فوت ہوگئے اور آپ کو آپ کے چچا ابوطالب نے اپنی کفالت میں لے لیا۔ اس طرح یکے بعد دیگرے اپنے محبت کرنے والوں کی گود سے آپ جدا ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ جوانی کو پہنچے۔

غریب گھرانے میں پرورش

جن گھروں میں آپ نے پرورش پائی وہ امیر گھر نہ تھے وہاں میز بچھ کر کھانا نہیں ملتا تھا بلکہ مالی، حالی اور ملکی رواج کے ماتحت جس وقت کھانے کا وقت آتا بچے ماں کے گرد جمع ہو کر کھانے کے لئے شور مچا دیتے اور ہر ایک دوسرے سے زیادہ حصہ چھین لے جانے کی کوشش کرتا۔ آپ کے چچا کی نوکر بیان کرتی ہے کہ آپؐ کی یہ عادت نہ تھی جس وقت گھر کے سب بچے چھینا جھپٹی میں مشغول ہوتے آپ ایک طرف خاموش ہو کر بیٹھ جاتے اور اس بات کی انتظار کرتے کہ چچی خود ان کو کھانا دے اور جو کچھ آپ کو دیا جاتا اسے خوش ہو کر کھا لیتے۔

صادق اور امین

جب آپ کی عمر بیس سال کی ہوئی تو آپ ایک ایسی سوسائٹی میں شامل ہوئے جس کا ہر ایک ممبر اس امر کی قسم کھاتا تھا کہ اگر کوئی مظلوم خواہ کسی قوم کا ہوا اسے مدد کے لئے بلائے گا تو وہ اس کی مدد کرے گا یہاں تک کہ اس کا حق اس کو مل جائے اور اس نوجوانی کی عمر میں آپ کا یہ مشغلہ تھا کہ جب کسی شخص کی نسبت معلوم ہوتا کہ اس کا حق کسی نے دبا لیا ہے تو آپ اس کی مدد کرتے یہاں تک کہ ظالم مظلوم کا حق واپس کر دیتا آپ کی سچائی، امانت اور نیکی اس عمر میں اس قدر مشہور ہوگئی کہ لوگ آپ کو صادق اور امین کہا کرتے تھے۔

حضرت خدیجہؓ سے شادی

جب اس نیکی کا چرچا بہت ہونے لگا تو 25 سال کی عمر میں آپ کو مکہ کی ایک مالدار تاجر عورت خدیجہ نے نفع پر شراکت کا فیصلہ کر کے تجارت کے لئے شام کو بھیجا اور آپ کے ساتھ ایک غلام بھی گیا۔ اس سفر میں آپ کی نیکی اور دیانتداری کی وجہ سے اس قدر نفع ہوا کہ پہلے خدیجہ کو کبھی اس قدر نفع نہ ملا تھا اور آپ کے نیک سلوک اور شریفانہ برتاؤ کا ان کے غلام پر جس کو انہوں نے ساتھ بھیجا تھا اس قدر اثر ہوا کہ وہ آپ کو نہایت ہی پیار کرنے لگا اور اس نے حضرت خدیجہؓ کو سب حال سنایا۔ ان کے دل پر بھی آپ کی نیکی کا اس قدر اثر ہوا کہ انہوں نے آپ سے شادی کی درخواست کی اور آپ نے اسے منظور کرلیا۔ اس وقت حضرت خدیجہؓ کی عمر 40 سال کے قریب تھی اور آپ کی عمر صرف 25 سال۔

غلاموں کو آزاد کرنا

خدیجہؓ نے نکاح کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ جس قدر مال ان کے پاس تھا اور غلام ان کی خدمت میں تھے پیش کر دیئے اور کہا کہ یہ سب کچھ اب آپ کا ہے اور آپ نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ سب

غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس طرح اپنی جوانی میں وہ کام کیا جو اس سے پہلے بوڑھے بھی نہیں کر سکتے تھے۔

گوشۂ تنہائی میں عبادت کی عادت

آپ اپنے ملک کی خرابیوں کو دیکھ کر بہت افسردہ رہتے تھے اور بالعموم شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ''حرا'' نامی پہاڑ کی چوٹی پر ایک پتھروں کی غار میں بیٹھ کر اپنے ملک کی خرابیوں اور شرک کی کثرت پر غور کیا کرتے تھے اور اس جگہ ایک خدا کی پرستش کیا کرتے تھے۔ اس عبادت میں آپ کو اس قدر لطف آتا تھا کہ آپ کئی دفعہ کئی کئی دن کی غذا گھر سے لے کر جاتے تھے اور کئی کئی دن اس غار میں رہتے تھے۔

40 سال کی عمر میں الہام الٰہی کا نزول

آخر جب کہ آپ 40 سال کی عمر کے تھے آپ پر خدا کی طرف سے الہام نازل ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کر اور اس سے علم کی ترقی اور روحانی عزت اور ان علوم کے حصول کے لئے دعا کر جو پہلے دنیا کو معلوم نہ تھے۔

آپ کی طبیعت پر اس وحی کا ایسا اثر ہوا کہ آپ گھبرا کر گھر آئے اور اپنی بیوی حضرت خدیجہؓ سے کہا کہ مجھے ایسا الہام ہوا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ یہ میری آزمائش ہی نہ ہو۔ حضرت خدیجہؓ نے جو آپ کی ایک ایک حرکت کا غور سے مطالعہ کرتی تھی اس بات کو سن کر جواب دیا کہ نہیں ہرگز نہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اس طرح آپ کو ابتلاء میں ڈالے۔ حالانکہ آپ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے ہیں اور جو لوگ کام نہیں کر سکتے ان کی مدد کرتے ہیں اور آپ سے وہ اخلاق ظاہر ہوتے ہیں جو دنیا میں اور کسی سے ظاہر نہیں ہوتے اور آپ مہمانوں کی خوب خاطر و مدارات کرتے ہیں اور جو لوگ مصائب میں مبتلا ہیں ان کی مدد کرتے ہیں۔

یہ اس عورت کی رائے ہے جو آپ کی پہلی بیوی تھی اور جو آپ کے تمام اعمال سے واقف تھی اور اس سے زیادہ سچا گواہ اور کون ہو سکتا ہے؟ کیونکہ انسان کی حقیقت ہمیشہ تجربہ سے معلوم ہوتی ہے اور تجربہ جس قدر بیوی کو خاوند کے حالات کا ہوتا ہے دوسرے کو نہیں ہو سکتا مگر آپ کی تکلیف اس تسلی سے دور نہ ہوئی اور حضرت خدیجہؓ نے یہ تجویز کی کہ آپ میرے بھائی جو بائیبل کے عالم ہیں سے ملیں اور ان سے پوچھیں کہ اس قسم کی وحی کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

ورقہ بن نوفل کا تصدیق کرنا

چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے اور ورقہ بن نوفل سے جو حضرت خدیجہؓ کے رشتہ میں بھائی تھے جا کر پہلے ان کو سب حال سنایا۔ انہوں نے سن کر کہا کہ گھبرائیں نہیں تمہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی جس طرح موسیٰؑ کو ہوا کرتی تھی اور پھر کہا کہ افسوس کہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں کاش! کہ میں اس وقت جوان ہوتا جب خدا تعالیٰ تجھے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کرے گا اور تیری قوم تجھے شہر سے نکال دے گی۔

رسول کریم ﷺ جو رات دن دنیا کی بہتری کی فکر میں لگے ہوئے تھے اور سب اہل شہر ان سے خوش تھے اس امر کو سن کر حیران ہوئے اور حیرت سے دریافت فرمایا کہ کیا میری قوم مجھے نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا ہاں! کبھی کوئی شخص اس قدر بڑے پیغام کو لے کر نہیں آیا جو تو لایا ہے کہ اس کی قوم نے اس پر ظلم نہ کیا ہو اور اس کو دکھ نہ دیا ہو۔ اس سلوک اور محبت کی وجہ سے جو آپ لوگوں سے کرتے تھے اس محبت کے سبب سے جو آپ کو ہر ایک آدمی کے ساتھ تھی اور اس خدمت کے ماتحت جو آپ اپنے شہر کے غرباء کی کرتے تھے یہ بات کہ شہر کے لوگ آپ کے دشمن ہو جائیں گے آپ کو عجیب معلوم ہوئی مگر مستقبل آپ کے لئے کچھ اور چھپائے ہوئے تھا۔

توریت کی پیشگوئی پوری ہوئی

اس واقعہ کے چند ہی ماہ کے بعد آپ کو پھر وحی ہوئی اس میں آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ سب لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں اور بدی کو دنیا سے مٹائیں اور شرک دور کریں اور نیکی اور تقویٰ کو قائم کریں اور ظلم کو دور کریں۔ اس وحی کے ساتھ آپ کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا گیا اور آپ کے ذریعہ سے استثناء باب 18 آیت 18 کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ میں تیرے بھائیوں میں تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ آپ بنو اسماعیل میں سے تھے جو بنی اسرائیل کے بھائی تھے اور آپ اسی طرح ایک نیا قانون لے کر آئے جس طرح کہ حضرت موسیٰؑ ایک نیا قانون لے کر آئے تھے۔

دعویٰ نبوت پر یگانے بیگانے ہو گئے

رسول کریم ﷺ کو نبوت کا عہدہ ملنا تھا کہ یکدم آپ کے لئے دنیا بدل گئی۔ وہ لوگ جو پہلے محبت کرتے تھے نفرت کرنے لگے اور جو عزت کرتے تھے حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے جو تعریف کرتے تھے مذمت کرنے لگے اور جو لوگ پہلے آپ کو آرام پہنچاتے تھے تکلیف پہنچانے لگے۔ مگر چار آدمی جن کو آپ سے بہت زیادہ تعلق کا موقع ملا تھا وہ آپ پر ایمان لائے یعنی خدیجہؓ آپ کی بیوی، علیؓ آپ کے چچازاد بھائی اور زیدؓ آپ کے آزاد کردہ غلام اور ابوبکرؓ آپ کے دوست اور ان سب کے ایمان کی دلیل اس وقت یہی تھی کہ آپ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ ان چاروں میں سے حضرت ابوبکرؓ کا ایمان لانا عجیب تر تھا۔ جس وقت آپ کو وحی ہوئی کہ آپ نبوت کا دعویٰ کریں اس وقت حضرت ابوبکرؓ مکہ کے ایک رئیس کے گھر میں بیٹھے تھے۔ اس رئیس کی لونڈی آئی اور اس نے آ کر بیان کیا کہ خدیجہؓ کو معلوم نہیں کہ کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہتی ہیں کہ میرے خاوند اسی طرح نبی ہیں جس طرح حضرت موسیٰؑ تھے۔

لوگ اس خبر پر ہنسنے لگے اور اس قسم کی باتیں کرنے والوں کو پاگل قرار دینے لگے مگر حضرت ابوبکرؓ جو رسول کریم ﷺ کے حالات سے بہت گہری واقفیت رکھتے تھے اسی وقت اٹھ کر حضرت رسول کریم ﷺ کے دروازے پر آئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے کوئی دعویٰ کیا ہے؟ آپؐ نے بتایا ہاں! اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا ہے اور شرک کے مٹانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بغیر اس کے کہ کوئی اور سوال کرتے جواب دیا کہ مجھے اپنے باپ کی اور ماں کی قسم! کہ تُو نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور میں نہیں مان سکتا کہ تُو خدا پر جھوٹ بولے گا پس میں ایمان لاتا ہوں کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے ایسے نوجوانوں کو جمع کر کے جو ان کی نیکی اور تقویٰ کے قائل تھے سمجھانا شروع کیا اور سات آدمی رسول کریم ﷺ پر ایمان لائے۔ یہ سب نوجوان تھے جن کی عمر 12 سال سے لے کر 25 سال تک تھی۔

ایمان لانے والوں پر مصائب کے ہجوم

سچائی کا قبول کرنا آسان کام نہیں۔ مکہ کے لوگ جن کا گزارہ ہی بتوں کے معبدوں کی حفاظت اور مجاورت پر تھا۔ وہ کب اس تعلیم کو برداشت کر سکتے تھے کہ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم دی جائے؟ جونہی ایمان لانے والوں کے رشتہ داروں کو معلوم ہوا کہ ایک ایسا مذہب مکہ میں جاری ہوا ہے اور ان کے عزیز اس پر ایمان لے آئے ہیں۔ انہوں نے ان کو تکلیف دینی شروع کی۔ حضرت عثمانؓ کو ان کے چچا نے باندھ کر گھر میں قید کر دیا اور کہا کہ جب تک اپنے خیالات سے توبہ نہ کرے میں نہیں چھوڑوں گا اور زبیرؓ ایک اور مومن تھے جن کی عمر 15 سال کے قریب تھی۔ ان کو ان کے رشتہ داروں نے قید کر لیا اور تکلیف دینے کے لئے جس جگہ ان کو بند کیا ہوا تھا اس میں دھواں بھر دیتے تھے مگر وہ اپنے ایمان پر پختہ رہے اور اپنی بات کو نہ چھوڑا۔ ایک اور نوجوان کی والدہ نے ایک نیا طریق نکالا اس نے کھانا کھانا چھوڑ دیا اور کہا جب تک تو اپنے آباء کی طرح عبادت نہیں کرے گا اس وقت تک میں کھانا نہیں کھاؤں گی مگر اس نوجوان نے جواب دیا کہ میں دنیا کے ہر معاملہ میں ماں باپ کی فرمانبرداری کروں گا مگر خدا تعالیٰ کے معاملہ میں ان کی نہیں مانوں گا کیونکہ خدا تعالیٰ کا تعلق ماں باپ سے بھی زیادہ ہے۔

غرض سوائے ابوبکرؓ اور خدیجہؓ کے آپ پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے والے سب نوجوان تھے جن کی عمر 15 سال سے لے کر 25 سال تک کی تھیں۔ پس یوں کہنا چاہئے کہ محمد ﷺ جنہوں نے بوجہ یتیم ہونے کے نہایت چھوٹی عمر سے اپنے لئے راستہ بنانے کی مشق کی جب ان کو خدا تعالیٰ نے مبعوث کیا تو اس وقت بھی آپ کے گرد نوجوان ہی آ کر جمع ہوئے۔ پس اسلام اپنی ابتداء کے لحاظ سے نوجوانوں کا دین تھا۔

اہل مکہ کو علی الاعلان تبلیغ

چونکہ ہر نبی کے لئے عام تبلیغ کرنی ضروری ہوتی ہے آپؐ نے ایک دن ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر مختلف گھرانوں کا نام لے کر بلانا شروع کیا۔ چونکہ لوگ آپ پر بہت ہی اعتبار کرتے تھے سب لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے اور جو لوگ خود نہ آ سکتے تھے انہوں نے اپنے قائم مقام بھیجے تا کہ سنیں کہ آپ کیا کہتے ہیں جب سب آ کر جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل مکہ! اگر میں تم کو یہ ناممکن خبر دوں کہ مکہ کے پاس ہی ایک بڑا لشکر اترا ہوا ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات مان لو گے؟ یہ بات بظاہر ناممکن تھی کیونکہ مکہ اہل عرب کے نزدیک ایک متبرک مقام تھا اور یہ خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ کوئی قوم اس پر حملہ کرنے آئے گی اور پھر یہ بھی بات تھی کہ مکہ کے جانور دور دور تک چرتے تھے اگر کوئی لشکر آتا تو ممکن نہ تھا کہ جانور چرانے والے اس سے غافل رہیں اور دوڑ کر لوگوں کو خبر نہ دیں۔ مگر باوجود اس کے کہ یہ بات ناممکن تھی سب لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کی بات ضرور مان لیں گے کیونکہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم گواہی دیتے ہو کہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا تو میں تم کو بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے مبعوث کیا ہے کہ میں اس کا پیغام تم کو پہنچاؤں اور یہ سمجھاؤں کہ جو کام تم کرتے ہو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہو گا۔ یہ بات سنتے ہی لوگ بھاگ گئے اور کہا کہ یہ شخص پاگل ہو گیا ہے۔ یا جھوٹا ہے۔ تمام شہر میں شور پڑ گیا اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے تھے ان پر نہایت سختیاں ہونے لگیں۔ بھائی نے بھائی کو چھوڑ دیا، ماں باپ نے بچوں کو نکال دیا، آقاؤں نے نوکروں کو دکھ دینا شروع کیا، چودہ چودہ پندرہ پندرہ سالہ نوجوانوں کو جو کسی رسم و رواج کے پابند نہ تھے بلکہ مذہب کی تحقیق میں اپنی عقل سے کام لیتے تھے اور اسی لئے جلد آپ پر ایمان لے آتے تھے۔ ان کے ماں باپ قید کر دیتے اور کھانا اور پانی دینا بند کر دیتے تا کہ وہ توبہ کر لیں مگر وہ ذرہ بھی پرواہ نہ کرتے تھے اور خشک ہونٹوں اور گڑھوں میں گھسی ہوئی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ یہاں تک کہ ماں باپ آخر اس ڈر سے کہیں مر نہ جائیں ان کو کھانا پینا دے دیتے۔ نوجوانوں پر تو رحم کرنے والے لوگ موجود تھے مگر جو غلام آپ پر ایمان لائے ان کی حالت نہایت نازک تھی اور یہی حال دوسرے غرباء کا تھا جن کی مدد کرنے والا کوئی نہ تھا۔ غلاموں کو لوہے کی زرہیں پہنا دیتے تھے اور پھر ان کو

سورج کے سامنے کھڑا کر دیتے تھے تا کہ موسم گرم ہو کر ان کا جسم جھلس دے (یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ وہ عرب کا سورج تھا نہ کہ انگلستان کا) بعض کی لاتوں میں رسیاں ڈال کر ان کو زمین پر گھسیٹتے تھے۔ بعض دفعہ لوگ لوہے کی سیخیں گرم کر کے ان سے مسلمانوں کا جسم جلاتے تھے اور بعض دفعہ سوئیوں سے ان کے چمڑوں کو اس طرح چھیدتے تھے جس طرح کہ کپڑا سیتے ہیں مگر وہ ان سب باتوں کو برداشت کرتے تھے اور عذاب کے وقت کہتے جاتے تھے کہ وہ ایک خدا کی پرستش کو نہیں چھوڑ سکتے۔ ایک عورت جو نہایت ہی پختہ مسلمان تھی اس کے پیٹ میں نیزہ مار کر اس کو مار دیا گیا۔

آپؐ پر لوگوں کے ظلم

خود رسول کریم ﷺ کو بھی بہت دکھ دیتے تھے گو ڈرتے بھی تھے کیونکہ آپ کے خاندان کی مکہ میں بہت عزت تھی۔ لوگ آپ کو گالیاں دیتے بعض دفعہ نماز میں جب آپ سجدہ کرتے تو سر پر اوجھری ڈال دیتے۔ کبھی سر پر راکھ پھینک دیتے۔ ایک دفعہ آپ سجدہ میں تھے کہ ایک شخص آپؐ کی گردن پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہو گیا اور دیر تک اس نے آپ کو اس طرح دبائے رکھا۔ ایک دفعہ آپ عبادت کے لئے خانہ کعبہ میں گئے تو آپ کے گلے میں کپڑا ڈال کر گھونٹنا شروع کر دیا۔ مگر باوجود ان مخالفتوں کے آپ تبلیغ میں لگے رہتے اور ذرہ پرواہ نہ کرتے۔

آپؐ کا تعلیم دینا

جہاں بھی لوگ بیٹھے ہوتے تو آپؐ وہاں جا کر ان کو تعلیم دیتے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے نہ بیٹی، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس پر ایمان لانا چاہئے اور اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ وہ لطیف ہے اس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا اس میں سب طاقتیں ہیں اسی نے دنیا کو پیدا کیا ہے اور جب لوگ مر جاتے ہیں تو ان کی روحیں اسی کے پاس جاتی ہیں اور ایک زندگی ان کو دی جاتی ہے اور چاہئے کہ اس کی محبت کو اپنے دل میں پیدا کریں اور اس سے تعلق کو مضبوط کریں اور اس کے قریب ہونے کی خواہش کریں اور اپنے خیالات اور اپنی زبان کو پاک کریں۔ کوئی جھوٹ نہ بولے، قتل نہ کرے، فساد نہ کرے، چوری نہ کرے، ڈاکہ نہ مارے، عیب نہ لگائے، طعنہ نہ دے، بدکلامی نہ کرے، ظلم نہ کرے، حسد نہ کرے اور اپنے وقت کو اپنے آرام اور عیاشی میں صرف نہ کرے بلکہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور بہتری میں گزارے اور محبت اور انس کی اشاعت کرے۔

مشرکوں کی حالت کا نقشہ

یہ تعلیم تھی جو آپؐ دیتے مگر باوجود اس کے کہ یہ تعلیم اعلیٰ درجہ کی تھی لوگ آپ پر ہنستے۔ مکہ کے لوگ سخت بت پرست تھے اور سینکڑوں بت بنا کر اپنے معبد میں رکھے ہوئے تھے جن کے سامنے وہ روزانہ عبادت کرتے تھے اور جن کے آگے باہر سے آنے والے لوگ نذرانے چڑھاتے تھے جن پر کئی معزز خاندانوں کا گزارہ تھا۔ ان لوگوں کے لئے ایک خدا کی عبادت بالکل عجیب تعلیم تھی، وہ اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے کہ خدا تعالیٰ کیوں انسان کی شکل میں کسی پتھر کے بت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک نہ نظر آنے والے خدا کا تخیل ناممکنات سے سمجھتے تھے۔ پس جب وہ آپ کو دیکھتے، ہنستے اور کہتے کہ دیکھو اس شخص نے سب خداؤں کو اکٹھا کر دیا ہے کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ کئی خداؤں کے ہونے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ پس محمد ﷺ جو کہتے ہیں کہ ایک ہی خدا ہے اس سے مراد ان کی یہ ہے کہ انہوں نے اب سب خداؤں کو اکٹھا کر کے ایک ہی بنا دیا ہے اور اپنی اس غلط فہمی کی بیہودگی کو آپ کی طرف منسوب کر کے خوب قہقہے لگاتے۔ بعث بعد الموت کا عقیدہ بھی ان کے لئے عجیب تھا وہ ہنستے اور کہتے کہ یہ شخص خیال کرتا ہے کہ جب ہم مر جائیں گے تو پھر زندہ ہوں گے۔

صحابہؓ کا حبشہ کو ہجرت کرنا

جب مسلمانوں کی تکلیفیں بہت بڑھ گئیں تو رسول کریم ﷺ نے صحابہؓ کو اجازت دے دی کہ وہ حبشہ کو جو اس وقت بھی ایک مسیحی حکومت تھی ہجرت کر کے چلے جاویں۔ چنانچہ اکثر مسلمان مرد و عورت اپنا وطن چھوڑ کر افریقہ کو چلے گئے۔ مکہ والوں نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا بادشاہ کے پاس ایک وفد بھیجا کہ ان لوگوں کو واپس کر دیں تا کہ ہم ان کو سزا دیں۔ مسیحی بادشاہ بہت ہی منصف مزاج تھا جب اس کے پاس وفد پہنچا تو اس نے دوسرے فریق کا بیان بھی سننا پسند کیا اور مسلمان دربار شاہی میں بلائے گئے۔ یہ واقعہ نہایت ہی دردناک ہے ہم قوموں کے ظلموں سے تنگ آ کر اپنے وطن کو خیر باد کہنے والے مسلمان ابی سینیا کے بادشاہوں کے دربار میں اس خیال سے پیش ہوتے ہیں کہ اب شاید ہم کو ہمارے وطن کو واپس کرایا جائے گا اور ظالم اہل مکہ اور بھی زیادہ ظلم ہم پر کریں گے۔ جب وہ بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے پوچھا کہ تم میرے ملک میں کیوں آئے ہو؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ اے بادشاہ ہم پہلے جاہل تھے اور ہمیں نیکی اور بدی کا کوئی علم نہ تھا بتوں کو پوجتے تھے اور خدا تعالیٰ کی توحید سے ناواقف تھے ہر ایک قسم کے برے کام کرتے تھے، ظلم، ڈاکہ، قتل، بدکاری ہمارے نزدیک معیوب نہ تھے اب اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو مبعوث کیا اس نے ہمیں ایک خدا کی پرستش سکھائی اور بدیوں سے ہمیں روکا انصاف اور عدل کا حکم دیا، محبت کی تعلیم دی اور تقویٰ کا راستہ بتایا تب وہ لوگ جو ہمارے بھائی بند ہیں انہوں نے ہم پر ظلم کرنا شروع کیا اور ہم کو طرح طرح کے دکھ دینے شروع کئے ہم آخر تنگ آ کر اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور تیرے ملک میں آئے ہیں۔ اب یہ لوگ ہمیں واپس لے جانے کے لئے یہاں بھی آ گئے ہیں ہمارا قصور اس کے سوا کوئی نہیں ہم اپنے خدا کے پرستار ہیں۔

شاہ حبشہ کا واپس کرنے سے انکار اور صحابہؓ کی مدد کرنا

اس تقریر کا بادشاہ پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے مسلمانوں کو واپس کرنے سے انکار کر دیا مکہ کے وفد نے درباریوں سے ساز باز کر کے پھر بھی دوسرے دن بادشاہ کے سامنے وہی سوال پیش کیا اور کہا کہ یہ حضرت مسیحؑ کو گالیاں دیتے تھے۔ بادشاہ نے پھر دوبارہ مسلمانوں کو بلایا انہوں نے جو اسلام کی تعلیم مسیحؑ کے متعلق ہے بیان کی کہ ہم ان کو خدا تعالیٰ کا پیارا اور نبی مانتے ہیں ہاں ہم انہیں کسی طرح بھی خدائی کے قابل نہیں جانتے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ ایک ہے اور اس بات پر درباری جوش میں آ گئے اور بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کو سزا دے مگر بادشاہ نے کہا کہ یہی میرا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی وجہ سے ان لوگوں کو ظالموں کے ہاتھوں میں نہیں دے سکتا۔ پھر درباریوں سے کہا کہ مجھے تمہارے غصہ کی بھی پروا نہیں ہے خدا کو بادشاہت پر ترجیح دیتا ہوں۔

اہل مکہ کا آپؐ کے چچا کو تنگ کرنا

ادھر اہل مکہ نے رسول کریم ﷺ کو اور زیادہ تکلیفیں دینی شروع کیں اور آ کر آپؐ کے چچا کو جو مکہ کے بڑے رئیس تھے اور ان کی وجہ سے لوگ آپ کو زیادہ دکھ دینے سے ڈرتے تھے کہا کہ آپ کسی اور رئیس کا لڑکا اپنا بنا لیں اور محمد ﷺ کو ہمارے حوالہ کر دیں تا ہم اس کو سزا دیں۔ انہوں نے کہا یہ عجیب درخواست ہے تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لڑکے کو لے کر اپنا مال اس کے حوالہ کر دوں اور اپنے لڑکے کو تمہارے حوالہ کر دوں کہ تم اسے دکھ دے دے کر مار دو۔ کیا کوئی جانور بھی ایسا کرتا ہے کہ اپنے بچہ کو مارے اور دوسرے لڑکے کو پیار کرے؟ جب اہل مکہ ناامید ہوئے تو انہوں نے درخواست کی کہ اچھا آپ اپنے بھتیجے کو یہ سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک ہونے پر اس قدر زور نہ دیا کرے اور یہ نہ کہا کرے کہ بتوں کی پرستش جائز نہیں اور جو کچھ چاہے کہے۔ چنانچہ آنحضرتؐ کو ان کے چچا نے بلا کر کہا کہ مکہ کے رؤساء ایسا کہتے ہیں کیا آپ ان کو خوش نہیں کر سکتے؟ رسول کریم ﷺ نے جواب دیا کہ آپ کے مجھ پر بہت احسان ہیں مگر میں آپ کے لئے خدا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر آپ کو لوگوں کی مخالفت کا خوف ہے تو آپ مجھ سے الگ ہو جائیں مگر میں اس صداقت کو جو مجھے خدا سے ملی ہے ضرور پیش کروں گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی قوم کو جہالت میں مبتلا دیکھوں اور خاموش بیٹھا رہوں۔

تبلیغ توحید سے روکنے کی ایک اور کوشش

جب اہل مکہ کو اس سے بھی ناامیدی ہوئی تو انہوں نے ایک رئیس کو اپنے میں سے چنا اور اس کی معرفت آپ کو کہلا بھیجا کہ آپ یہ بتائیں کہ ملک میں یہ فساد آپ نے کیوں مچا دیا ہے؟ اگر آپ کی یہ غرض ہے کہ آپ کو عزت مل جائے تو ہم سب شہر میں سے آپ کو معزز قرار دے دیتے ہیں۔ اگر مال کی خواہش ہے تو ہم سب شہر کے لوگ اپنے مالوں کا ایک حصہ الگ کر کے دے دیتے ہیں جس سے آپ سارے شہر سے زیادہ امیر ہو جائیں گے۔ اگر حکومت کی خواہش ہے تو ہم آپ کو اپنا بادشاہ بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر شادی کی خواہش ہے تو جس عورت سے آپ چاہیں آپ کی شادی کرا دی جائے گی۔ مگر آپ ایک خدا کی پرستش کی تعلیم نہ دیں۔

جس وقت وفد نے یہ پیغام آپ کو آ کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو! اگر سورج کو میرے ایک طرف اور چاند کو میرے دوسری طرف لا کر کھڑا کر دو۔ یعنی یہ دنیا کا مال تو کیا ہے اگر چاند اور سورج کو بھی میرے قبضہ میں دے دو تب بھی میں اس تعلیم کو نہ چھوڑوں گا۔

جس قوت سے کام نہ لیا جائے وہ زائل ہو جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

”خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ عطاء کئے ہیں ان سے جب ان کے تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الٰہی وہ کام نہیں لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہو جاتی ہے اور جو قوت ان کی بالضد بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشوونما کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدات کثرت سے اس عالم میں ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ بعض ہندو فقیروں کے ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھوں کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہیں اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہیں لیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخر کار پھر اس سے قوت بینائی کم ہو جاوے گی اسی طرح سے جو لوگ نیکی کی قوتوں سے کام نہیں لیتے آخر کار وہ دن بدن کمزور ہو کر زائل ہو جاتی ہیں۔“

(حقائق الفرقان جلد اول ص 79-80)

تلخیص: مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب

''پریشان ہونا چھوڑیئے جینا سیکھئے''

ایک مشہور کتاب کے بعض اہم مشورے

ڈیل کارنیگی (Dale Carnegie) 1888ء میں مسوری امریکہ میں پیدا ہوئے اور آپ کی وفات 1995ء میں ہوئی۔ آپ نے کئی شہرہ آفاق کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کی کتابوں کی چھ کروڑ سے زائد کاپیاں دنیا کی 38 زبانوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب How to stop worrying And Start Living ہے جس کا اردو ترجمہ پریشان ہونا چھوڑیئے جینا سیکھئے سحرش وارث نے کیا ہے۔ آج خاکسار الفضل کے قارئین کو اسی کتاب کا تعارف کروانا چاہتا ہے۔

مندرجہ بالا کتاب کو آٹھ حصوں یا ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تمام ابواب میں بنیادی طور پر موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی پریشانیوں، ان کی وجوہات اور ان کے ممکنہ حل کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ مصنف نے اس گتھی کو سلجھانے کے لیے کتاب کو حقیقی واقعات اور اہم شخصیات کے اقوال زریں سے مزین کیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ کتاب بتاتی ہے کہ ہر پریشانی کا حل ہے اور انسان کو کسی مسئلہ میں مبتلا ہونے کے نتیجہ میں اس پریشانی کو اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دینا چاہئے بلکہ اپنے آپ کو اس پریشانی کے مقابلہ کے لیے تیار کرنا چاہئے اور اس کا مناسب حل تلاش کرنا چاہئے۔ اب خاکسار اس کتاب کے ابواب کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

حصہ اول: آپ کو پریشانی سے متعلق چند اہم حقائق جاننے چاہئیں۔

1۔ آپ کے ماضی اور مستقبل پر حال کی مضبوط دیوار کا حصار ہو۔ (یعنی ماضی اور مستقبل کی فکر نہ کریں جو گزر گیا سو گزر گیا جو ہوگا سو ہوگا اپنے حال کو بہتر بنائیں)

2۔ اپنے آپ کو مسائل کے مقابلہ کے لیے تیار کیجئے۔ اپنے آپ سے سوال کیجئے کہ ناکام ہونے کا بدترین ممکنہ انجام کیا ہو سکتا ہے۔

3۔ کوشش کیجئے کہ آپ اس بدترین انجام کے سامنے کے لیے تیار رہیں۔

4۔ پھر آرام اور سکون سے اس مسئلہ کا حل نکالیں جس کو آپ کا ذہن پہلے ہی قبول کر چکا ہے۔

حصہ دوم: پریشانی کو جانچنے کے لئے بنیادی تدابیر

1۔ حقائق پر غور و فکر کیجئے۔ تمام حقائق کو جانچنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیجئے۔

2۔ کسی مسئلہ کا حل نکالنے کے بعد فوراً ہی اس پر عمل کیجئے اور پریشانیوں سے پیچھا چھڑائیے۔

3۔ کسی مسئلہ سے دوچار ہوتے وقت ہمیشہ ان سوالوں کو اپنے سامنے رکھئے۔

مسئلہ کس قسم کا ہے؟

اس مسئلہ کی بنیاد کیا ہے؟

اس مسئلہ کو حل کرنے کے کیا طریقے ہو سکتے ہیں؟

آپ کے خیال میں اس کا مناسب حل کیا ہو سکتا ہے؟

حصہ سوم: اس سے پہلے کہ پریشانیاں آپ کو ختم کر دیں، آپ ان کو ختم کر ڈالیں۔

1۔ مصروف رہیے۔ مصروفیت پریشانی کا بہترین حل ہے۔

ونسٹن چرچل Winston Churchill کہتا ہے: میرے پاس پریشان ہونے کے لئے وقت ہی نہیں۔

ڈاکٹر رچرڈ کے بقول: ہم اپنے کام کو دوائی کے طور پر استعمال کر کے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پا سکتے ہیں۔

2۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز (ignore) کر دیجئے اور ان کو اپنی ہنستی مسکراتی زندگی اجاڑنے مت دیجئے۔

ایڈمرل کا کہنا ہے کہ: بعض دفعہ معمولی نوعیت کی چیزیں بھی ایک مضبوط شخص کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیتی ہیں۔

ایک جج کا کہنا ہے کہ: یہی معمولی باتیں انسان کی ازدواجی زندگی کو خوشی اور ناخوشی مہیا کرتی ہیں۔

3۔ ہماری کئی پریشانیاں حقیقت پر مبنی نہیں ہوتیں۔

4۔ اپنی پریشانیوں کو حل کرنے کے لئے ایسا قانون اپنائیے جو کہ آپ کی تمام پریشانیوں کا حل بتائے۔

5۔ اپنے آپ کو ممکنہ نتائج کے لیے تیار کیجئے اور اس بات پر یقین کر لیں کہ ایسا تو ہو کر ہی رہنا ہے اس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

عظیم فلاسفر ولیم جیمز William James کا کہنا ہے کہ: ہر حادثے کو قبول کرنے کے لئے خود کو تیار رکھئے۔

جان ملٹن John Milton کہتا ہے: قابل رحم بات یہ نہیں کہ آپ بصارت سے محروم ہو جائیں بلکہ قابل رحم بات یہ ہے کہ آپ اس کو برداشت نہ کر سکیں۔

6۔ اپنی پریشانی کو شروع سے ہی پکڑ لیجئے جس سے کہ آپ کی پریشانی کی شروعات ہی نہ ہو سکے اور اس کا خاتمہ ہو جائے۔

7۔ اپنے گزرے ہوئے کل کو بھلاتے ہوئے مستقبل کے لئے لائحہ عمل ترتیب دیجئے۔

حصہ چہارم: سات سنہری طریقے جو آپ کو ہنستا مسکراتا اور پُرسکون ذہنی رویہ اپنانے میں مدد دیں گے۔

1۔ اپنے ذہن میں امن، حوصلہ اور امید کی سوچیں ہی رکھئے کیونکہ ہماری زندگی ہمارے خیالات کی آماجگاہ ہے۔ اپنے مسائل پر پریشان ہونے کی بجائے ان کا حل تلاش کریں۔

ایمرسن کا کہنا ہے کہ: انسان وہی کچھ کرتا ہے جو کہ سارا دن اس کے ذہن میں ہوتا ہے اور اس سے ہٹ کر وہ بھی کیا سکتا ہے۔

اگر ایک شخص دوسرے افراد سے متعلق اپنا ذہنی رویہ تبدیل کر لے تو اس کو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے دوسرے افراد کا رویہ بھی اس کے ساتھ خوشگوار ہوتا جا رہا ہے۔

2۔ اپنے ناپسندیدہ لوگوں سے بدلہ لینے کی بجائے انہیں فراموش کر دیجئے بلکہ جنرل آئزن ہاور کے اس طریقے پر عمل کریں کہ ہم اپنے ناپسندیدہ لوگوں کے بارے میں سوچنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کریں گے۔

3۔ ہمیں کبھی بھی احسان شناسی کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ احسان فراموشی کی امید رکھ کر ہی کسی کو کچھ دیں اور دلی خوشی سے عمل کریں۔ لیکن اپنے بچوں کو شکر گزار بنانے کے لیے ان کی تربیت کریں۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرتے رہنا چاہئے۔

5۔ دوسروں کی تقلید کی بجائے اپنے آپ کو تلاش کریں اور وہی بنیں جو آپ چاہتے ہیں۔ کسی کی نقالی نہ کریں۔

6۔ بہتر سے بہترین کی تلاش جاری رکھیں۔

7۔ اپنی ذات کو فراموش کرتے ہوئے دوسروں کے لیے خوشیاں مقید کریں۔

حصہ پنجم: پریشانیوں پر قابو پانے کا صحیح راستہ

مذہب کی مدد سے اپنی پریشانیوں کو دور کیجئے۔

حصہ ششم: ہم تنقید اور نکتہ چینیوں سے کیسے دور رہ سکتے ہیں۔

1۔ بے جا تنقید سے اجتناب کیجئے۔

2۔ خود پر ہونے والی تنقید سے نہ گھبرائیے۔ تنقید سے آپ کو اپنے اندر کی خامیوں کا پتہ چلتا ہے۔

3۔ اپنی طرف سے بہترین کرنے کی کوشش کیجئے تاکہ کم سے کم تنقید کا نشانہ بنیں کہ بہر حال تنقید تو جاری رہے گی۔

4۔ اپنی خوبیوں اور خامیوں کو خود پہچانتے ہوئے اسے سدھارنے کی کوشش کریں کہ بہر حال کوئی بھی انسان مکمل نہیں ہو سکتا اور اپنی خامیوں کو جاننے کے لئے دوسروں کو خود پر تنقید کرنے کا موقع فراہم کریں۔

حصہ ہفتم: پریشانی اور تھکاوٹ سے نجات پانے کے چھ اہم طریقے۔

1۔ اس سے پہلے کہ آپ کو تھکاوٹ کا احساس ہو آپ آرام کیجئے۔

ایڈیسن کہتا ہے: جب چاہے سونے کی عادت نے ہی مجھے بے پناہ توانائی اور استقلال دیا ہے۔

2۔ مختلف کام کرتے ہوئے وقفے وقفے سے آرام کرتے رہیے۔

3۔ اپنے گھر پر ہی آرام کرنے کی عادت ڈالیے۔

4۔ ان عادتوں کو اپنی زندگی میں شامل کیجئے۔

اپنی میز سے غیر ضروری کاغذات ہٹا کر صرف ضروری کاغذات رکھئے۔

کاموں کو ان کی حیثیت کے لحاظ سے پورا کیجئے۔

تنظیم، اعتماد اور نگرانی کے متعلق معلومات حاصل کیجئے۔

5۔ بوریت سے پیچھا چھڑانے کے لئے اپنے کام میں جوش اور ولولہ پیدا کیجئے۔

6۔ اس بات کو یاد رکھئے کہ نیند نہ آنا آپ کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ نیند نہ آنے کی وجہ سے جو پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں وہ آپ کو پاگل بنا دیتی ہیں۔

حصہ ہشتم: میں نے پریشانیوں پر کیسے کنٹرول کیا (30 کہانیاں)

اس حصہ میں مصنف نے پریشانیوں پر کیسے کنٹرول کیا کے عنوان سے تیس حقیقی کہانیاں تحریر کی ہیں جن میں ایسے لوگوں کے سچے واقعات تحریر کیے ہیں جو ایک وقت میں پریشانیوں کے پہاڑ تلے دبے آہ و بکا کے قابل بھی نہ رہے تھے لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور ان پریشانیوں سے نجات پائی۔

دنیوی کامیابیاں اور خوشیاں دائمی نہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

قرآن شریف سے تین قسم کی خوشیاں لہو و لعب، تفاخر معلوم ہوتی ہیں۔ لہو میں اشیاء خوردنی شامل ہیں اور لعب میں شادی وغیرہ کی خوشیاں اور تفاخر میں مال وغیرہ کی خوشیاں۔ یہ تین قسم کی خوشیاں ہیں۔ ان سے باہر کوئی خوشی نہیں ہے۔ مگر یاد رکھو کہ کامیابیاں اور یہ خوشیاں دائمی نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ دل لگاؤ گے تو سخت حرج ہوگا اور رفتہ رفتہ ایک وقت آجاتا ہے کہ ان خوشیوں کا زمانہ تلخیوں سے بدلنے لگتا ہے۔ (ملفوظات جلد 1 ص 97)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

ایک واقفہ نو بچی عمارہ خان بنت مکرم ملک عبدالقیوم صاحب نے امسال ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں 856 نمبر حاصل کئے ہیں۔ اب UET لاہور میں انوائرنمینٹل سائنسز میں داخلہ لیا ہے۔ اسی طرح ان کے واقف نو بھائی حارث قیوم خان نے اولیول میں 5As اور 2Bs کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اب بیکن ہاؤس سکول لاہور میں داخلہ لیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام واقفین نو کو جماعت کیلئے بہترین اور مفید وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

(مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

مورخہ 24 نومبر 2009ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے تحصیل کی سطح پر والی بال اور اتھلیٹکس کے مقابلہ جات گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ میں منعقد ہوئے جن میں 6 سکولز کی ٹیموں نے شرکت کی۔ سکول ہذا کی طالبات نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے والی بال میچ میں دوم پوزیشن حاصل کی جبکہ دیگر مقابلہ جات میں بھی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ حبۃ البصیر نے شارٹ پٹ تھرو میں دوم، لبیبہ سعید نے لانگ جمپ میں دوم، حافظہ فارعہ نعیم، درثمین طور، لبیبہ سعید اور ستارہ خالد نے ریلے ریس میں دوم، حافظہ فارعہ نعیم نے 100 میٹر سادہ دوڑ میں سوم اور درثمین طور نے 200 میٹر سادہ دوڑ میں سوم پوزیشن حاصل کی۔

والی بال ٹیم میں شامل طالبات کے اسماء بھی بغرض دعا تحریر ہیں۔ حبۃ البصیر، فارعہ نعیم، درثمین طور، لبیبہ سعید، بشراۃ الصیام، فرح ناز، قرۃ العین، اسماء مسعود، نائلہ ظفر، عطیۃ العلیم، عفت بتول

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

علمی مقابلہ جات

مکرم عبدالسلام صاحب معلم سلسلہ چوکنانوالی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ معیار صغیر و ناصرات الاحمدیہ معیار صغیر چوکنانوالی ضلع گجرات کے علمی مقابلہ جات 8 تا 10 نومبر 2009ء کو منعقد ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، دینی معلومات، نماز سادہ و ترجمہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ اس سلسلہ میں اختتامی تقریب مورخہ 14 نومبر کو ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم منور احمد قمر صاحب مربی ضلع گجرات تھے۔ بعد ازاں اجلاس عام بھی منعقد ہوا۔ جس میں 23 کے قریب حاضری تھی۔ مکرم گلزار احمد صاحب صدر جماعت نے اختتامی دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو احسن رنگ میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا محمد شریف صاحب نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بیٹی مکرمہ فرزانہ شریف صاحبہ اہلیہ مکرم احمد کمال صاحب 60 چک ر۔ب کھیم سنگھ ضلع فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے مورخہ 18 اکتوبر 2009ء کو نوازا ہے۔ پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام بلال احمد خان عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی والی درازی عمر والا، نیک، خادم دین بننے اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ہیپاٹائٹس بی کا ویکسینیشن کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں ہیپاٹائٹس بی کے حفاظتی ٹیکوں اور ٹیسٹوں کا رعایتی نرخوں پر انتظام کیا گیا ہے۔

اب یہ کیمپ مورخہ 8 دسمبر 2009ء کو ہسپتال میں لگایا جائے گا۔ ویکسین اور ٹیسٹ کے رعایتی نرخ

بڑوں کیلئے 260 روپے کی بجائے 200 روپے

بچوں کیلئے 160 روپے کی بجائے 100 روپے

ٹیسٹ 150 روپے کی بجائے 50 روپے میں ہوں گے۔ احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ اس کیمپ سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور تین ٹیکوں پر مشتمل کورس ہیپاٹائٹس بی مکمل کروائیں اور اپنا ویکسینیشن کارڈ محفوظ رکھیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب شادی

مکرم انتصار احمد نذر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم وقار نذر صاحب سافٹ ویئر انجینئر ایرکسن سویڈن کی شادی ہمراہ مکرمہ سعدیہ عمر صاحبہ بنت مکرم کرنل (ر) ڈاکٹر الطاف الرحمٰن عمر صاحب منعقد ہوئی۔ مورخہ 22 نومبر کو بارات لاہور کیلئے روانہ ہوئی۔ قصر نور گلبرگ لاہور میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر تلاوت اور نظم کے بعد مکرم اللہ بخش صاحب صادق صدر عمومی ربوہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 23 نومبر کو دفاتر تحریک جدید کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم ملک خالد مسعود صاحب صدر مجلس کارپرداز ربوہ نے دعا کروائی۔ دلہا مکرم مہر دین صاحب آف رائے پور سیالکوٹ کا پوتا جبکہ دلہن مکرم چوہدری علی اکبر صاحب مرحوم سابق نائب ناظر تعلیم کی پوتی ہے۔ نیز دلہن اپنے ننھیال اور ددھیال کی طرف سے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے بڑے بھائی مکرم حافظ عبدالعلی صاحب ایڈووکیٹ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی جانبین کیلئے بہت مبارک فرمائے اور دین و دنیا کی سب حسنات عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

(گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ امسال ضلعی سطح کے سالانہ علمی و ادبی مقابلہ جات میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی درج ذیل طالبات نے نمایاں پوزیشنز حاصل کی ہیں۔

حرا منیر ہفتم ڈی نے مقابلہ حسن قرأت میں سوئم، حافظہ فائقہ ظفر دہم اے نے فہم قرآن کوئز میں اول، رباء ایاز دہم بی نے سیرت کوئز میں سوئم، حافظہ اسماء نصیر دہم ڈی نے مقابلہ اردو مباحثہ (حق) میں دوئم، مصباح سلیم دہم اے نے مقابلہ اردو مباحثہ مخالفت میں سوئم، ہدیۃ الرحمٰن نہم اے نے مقابلہ انگلش تقریر میں اول، حافظہ اسماء نصیر دہم ڈی نے مقابلہ قوالیات میں دوئم، مبشر سعد یہ ہشتم سی نے پنجابی ٹاکرہ حق میں دوئم، ندرت سحر ہشتم سی نے پنجابی ٹاکرہ مخالفت میں دوئم، اقراء خان دہم بی نے بیت بازی میں اول، صبیحہ شرافت نہم اے نے اسلامیات کوئز میں دوئم، منصورہ ناصر دہم ڈی نے مطالعہ پاکستان کوئز میں دوئم، قرۃ العین نہم سی نے سائنس کوئز میں دوئم، حافظہ ملیحہ قمر دہم ڈی نے سائنس کوئز میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ طالبات کو ہر میدان میں نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے اور جماعت کیلئے نافع الناس وجود بنائے۔ اور ادارہ کو مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

(ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

انتخاب عالم نے پہلے ٹیسٹ کی پہلی گیند پر وکٹ حاصل کی

یہ 5 دسمبر 1959ء کا واقعہ ہے۔ پاکستان اور آسٹریلیا کے ٹیسٹ میچ کا پہلا دن تھا کپتان فضل محمود نے ٹیسٹ کیپ حاصل کرنے والے ایک نئے باؤلر کو گیند دی اور اس باؤلر نے اپنے کیریئر کی پہلی گیند پر آسٹریلیا کے کھلاڑی کولن میکڈونلڈ کو آؤٹ کر دیا۔ اس باؤلر کا نام انتخاب عالم تھا جو آج کل پاکستان کرکٹ ٹیم کے کوچ ہیں۔

انتخاب عالم 28 دسمبر 1941ء کو مشرقی پنجاب کے شہر ہوشیار پور میں پیدا ہوئے۔ وہ رائٹ آرم لیگ اسپنر تھے اور ایک اچھے بیٹسمین تھے۔ وہ پاکستان کے پہلے کھلاڑی تھے جنہوں نے ٹیسٹ میں ڈبل کا اعزاز حاصل کیا۔ یعنی 100 سے زیادہ وکٹیں حاصل کیں اور 1000 سے زیادہ رنز بنائے۔ اس کے علاوہ وہ پہلے پاکستانی کپتان تھے جنہوں نے بیرون ملک سیریز جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے یہ سیریز 73-1972ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف جیتی تھی۔

73-1972ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف ڈنیڈن ٹیسٹ میں انتخاب عالم نے اپنے کیریئر کی بہترین بولنگ کا مظاہرہ کیا اور 52 رنز کے عوض 7 وکٹ حاصل کئے۔

انتخاب عالم نہ صرف بہترین اسپنر تھے بلکہ ایک اچھے بیٹسمین بھی تھے۔ انہوں نے کئی مرتبہ ذمہ دارانہ اننگز کھیلیں۔ 1967ء کی پاک انگلینڈ سیریز میں اوول ٹیسٹ میں پاکستان کے 8 وکٹ 95 رنز کے سکور پر گر چکے تھے۔ اس موقع پر اننگز کی شکست سے بچنے کے لئے پاکستان کو 159 رنز کی ضرورت تھی۔ انتخاب عالم نے آصف اقبال کے ساتھ مل کر پاکستان کو نہ صرف اننگز کی شکست سے بچایا بلکہ نویں وکٹ کی شراکت کا عالمی ریکارڈ بھی قائم کیا جو ابھی تک نہیں ٹوٹ سکا ہے۔

73-1972ء میں انتخاب عالم نے حیدرآباد ٹیسٹ میں اپنے کیریئر کی پہلی اور اکلوتی سنچری سکور کی انہوں نے سنچری 182 منٹ میں بنائی تھی۔

انتخاب عالم نے بحیثیت کپتان پہلا ٹیسٹ میچ 70-1969ء میں نیوزی لینڈ کے خلاف کھیلا۔ یہ میچ ہار جیت کے کسی نتیجے کے بغیر اختتام پذیر ہوا۔

انہوں نے مجموعی طور پر 17 ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کی قیادت کی جن میں ایک جیتا، پانچ ہارے اور 11 کسی فیصلے کے بغیر ختم ہوئے۔

انتخاب عالم نے تین ون ڈے میچوں میں بھی پاکستان کی قیادت کی جن میں دو میں کامیابی اور ایک میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

انتخاب عالم نے مجموعی طور پر 47 ٹیسٹ میچ کھیلے، 1493 رنز بنائے۔ 125 وکٹ حاصل کئے۔ ایک سنچری بنائی۔ 5 مرتبہ ایک اننگز میں پانچ وکٹیں اور 2 مرتبہ میچ میں دس وکٹیں حاصل کیں۔

خبریں

برطانیہ کی طرف سے مزید 50 ملین پاؤنڈ کی امداد کا اعلان کیا

برطانیہ نے پاکستان کیلئے مزید 50 ملین پاؤنڈ کی امداد کا اعلان کیا ہے جو سرحدی علاقوں میں امن وامان اور معیشت کی بہتری کیلئے استعمال کی جائے گی۔ برطانوی وزیر اعظم گورڈن براؤن نے وزیر اعظم گیلانی سے ملاقات کے بعد مشترکہ کانفرنس میں کہا کہ پاکستان کو مزید 120 ملین پاؤنڈ کی ڈائریکٹر بجٹ سپورٹ دی جائے گی جس میں سے 60 ملین پاؤنڈ رواں سال میں جبکہ فوری طور پر 60 ملین پاؤنڈ مل جائیں گے۔

قومی خزانے پر ڈاکہ ڈالنے کا احتساب ضرور ہوگا

وزیر اعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ 62 سال میں قوم کے خزانوں پر ڈاکہ ڈالنے والوں کا احتساب ضرور کیا جائے گا کیونکہ شروع سے لے کر اب تک ملک کے وسائل کی جس طریقے سے بندر بانٹ کی گئی، جس طریقے سے لوٹ کھسوٹ جاری رکھی گئی، اس کو دیکھ کر بڑے سے بڑا چور بھی شرما جائے۔

مشرف دور میں 60 ارب کے قرضے معاف کئے گئے

سابق صدر جنرل (ر) پرویز مشرف کے دور حکومت کے آٹھ برسوں میں سرکاری بینکوں اور مالیاتی اداروں نے 60 ارب روپے کے قرضے معاف کئے۔ یہ قرض معاف کرنے والوں میں سیاستدان، بیوروکریٹس، سابق فوجی افسران بھی شامل ہیں جبکہ کاروباری گروپ، ملز اور انجینئرنگ کمپنیوں نے بھی قرض معاف کرائے۔

نئی افغان پالیسی کے بعض نکات سے پاکستان پر منفی اثرات

پاکستان نے کہا ہے کہ امریکی ڈرون حملے دہشت گردی کے خلاف جنگ کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان عبدالباسط نے نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کی نئی افغان پالیسی کے بعض نکات سے پاکستان پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ پاکستان نہیں چاہتا کہ افغانستان میں حالات خراب ہوں۔ پاکستان اور امریکہ کامل بیٹھ کر مذاکرات کرنا ضروری ہے۔ صرف طاقت کے استعمال سے جنگ نہیں جیتی جاسکتی۔

صومالیہ یونیورسٹی میں دھماکہ، 18 افراد ہلاک، درجنوں زخمی

صومالیہ کے دارالحکومت موغا دیشو میں خودکش دھماکے سے 3 وزراء اور دو صحافیوں سمیت 18 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق دھماکہ یونیورسٹی کے میڈیکل سٹوڈنٹس کی تقریب میں ہوا جہاں پر 3 درجن سے زائد طلباء اپنی میڈیکل کی ڈگری لینے کیلئے جمع تھے۔ سیکیورٹی حکام کے مطابق یہ خودکش دھماکہ تھا۔

درخواست دعا

❁ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ احمد نگر تحریر کرتے ہیں

میری والدہ مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ کی اینجیو پلاسٹی مورخہ 3 دسمبر 2009ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کامیابی سے ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے مکمل شفایابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم سجاد احمد صاحب کارکن وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا چھوٹے بیٹے عزیزم حاشر احمد عمر 7 سال کی صحت کمزور ہے۔ بار بار بیمار پڑ جاتا ہے نیز خاکسار کے والد مکرم محمد شاکر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کو گھٹنوں میں درد کی تکلیف رہتی ہے ہر دو کی کامل شفاء یابی اور صحت وسلامتی کیلئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب سیکرٹری وصایا دارالفتوح شرقی ربوہ کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایازاد بھائی مکرم خالد انور صاحب نصیر آباد سلطان ربوہ گزشتہ اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ قوت مدافعت ختم ہو چکی ہے۔ گردے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی معجزانہ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرمہ فریدہ تنویر صاحبہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ اب طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔دسمبر	
طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:51
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06

مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون 047-6211412 03336716317

Cure Herbals™ پھلبہری کا کامیاب علاج
کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب زیادہ بکنے والا ہربل آئل Anti-Leucoderma ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ ہی عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔
آرڈر کے لئے رابطہ کریں: 0323-4949794

www.enlivensolution.com
MOODY INTERNATIONAL
UKAS
enliven Solutions
Architecture I Interior I Furniture
7 - 2nd Floor Commercial Area Cavalry Ground Lahore Cantt.
Tel:+9242 6610114-115, 0321 8487933 live@enlivensolution.com

SUZUKI
MINI MOTORS
40 Years of Success
Authorized Dealer
Pak Suzuki Motor Co. Ltd.
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore.
Tel: 5873384 - 5712119
www.minimotors.pk

اکسیر موٹاپا موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔قیوم پلازہ ملتان روڈ 042-5054243 7418584
چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔شوز۔جیولری۔بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
طالب دعا: عامر سجاد 042-5715591 0300-8560433

FD-10